احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 13 مارچ 2004ء

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلیفون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ہفتہ 13 مارچ 2004ء 21 محرم 1425 ہجری 13 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 56

بہتر گھر

بنو جحش مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے تو ان کے مکانات پر ابوسفیان نے قبضہ کر لیا اور بیچ دیا۔ عبداللہ بن جحشؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلے جنت میں بہتر گھر عطا کرے انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا وہ محل تمہارے لئے ہے

(سیرت ابن ہشام جلد 1 ص 499 عدوان ابی سفیان علی دار بنی جحش)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ہر ایک سختی کی برداشت کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو تا آسمان پر تمہارے لئے اجر لکھا جائے۔''

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 364)

ایک دفعہ ایک مولوی قادیان آیا اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بحث کرنے لگ گیا۔ حضور اسے جواب دیتے رہے کہ وہ جلد عاجز آ گیا اور خاموش ہو گیا۔ اس پر حضرت صاحب نے اس سے پوچھا کیا آپ سمجھ گئے ہیں؟ اس نے کہا جی میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ دجال ہیں۔ دجال کی صفت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ دوسروں کا منہ بند کر دے گا۔

وہ قادیان سے چلا گیا اور امرتسر جا کر اس نے ایک اشتہار شائع کروایا اس میں یہ واقعہ درج کیا اور لکھا کہ میں نے یہ الفاظ ان کے منہ پر کہے لیکن جب اندر تشریف لے گئے تو میں نے ایک رقعہ بھیجا کہ میں ضرورت مند ہوں کچھ سلوک میرے ساتھ کرنا چاہئے۔ اس رقعہ کے ملتے ہی آپ نے فوراً پندرہ روپے بھیج دیئے۔ آپ سخی بہت ہیں اور آپ کے منہ پر بھی سخت لفظ کہا جائے تو رنج نہیں کرتے۔

حضرت صاحب نے خود اس آخری امر کا کسی سے ذکر نہیں کیا تھا اس مولوی کے اشتہار سے اس پندرہ روپے دینے کا پتہ لگا۔

(رفقائے احمد جلد 4 ص 138)

ایک دفعہ قادیان میں ایک نہایت شوخ زبان مولوی لکھنؤ سے آیا اور شیخی مارنے لگا کہ میں ایک جماعت کا نمائندہ ہوں اور تحقیقات کے لئے آیا ہوں۔ لیکن گفتگو میں اس کا لہجہ نہایت گستاخانہ اور شوخ تھا۔ حضرت صاحب نے اپنے دعویٰ کے متعلق پُر از معارف وحقائق تقریر فرمائی۔ وہ شخص بجائے اس کے کہ آپ کے دلائل پر توجہ کرتا تقریر کے درمیان میں ہی نہایت اہانت آمیز الفاظ میں بول اٹھا کہ پنجابی ہونے کی وجہ سے آپ تو بعض حروف کے تلفظ بھی ادا نہیں کر سکتے آپ مہدی کیسے ہو سکتے ہیں۔

مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی نے اس کی اس بیہودہ گوئی پر اسے کہا کہ آپ ذرا تہذیب سے کلام کریں۔ اتفاق سے وہاں صاحبزادہ عبداللطیف بھی بیٹھے ہوئے تھے ان کو اس مولوی کی بدتہذیبی پر سخت غصہ آیا اور اس جوش میں اس کے ساتھ فارسی میں گفتگو شروع کر دی۔ حضرت اقدس نے صاحبزادہ عبداللطیف کو سمجھا سمجھا کر ٹھنڈا کیا لیکن اس مولوی کو کچھ نہ کہا بلکہ حسب معمول برابر اس کی خاطر تواضع ہوتی رہی۔ کسی دوسرے وقت جب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مجلس میں موجود نہ تھے حضرت اقدس فرمانے لگے کہ اس وقت صاحبزادہ صاحب کو بہت غصہ آ گیا تھا چنانچہ میں نے اس ڈر سے کہ کہیں اس مولوی کو مار نہ بیٹھیں صاحبزادہ صاحب کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں دبائے رکھا۔''

(سیرت المہدی جلد 2 ص 52)

سو سال قبل 1904ء

ریاست جموں کے قدیم ترین احمدی بزرگ اور رفیق حضرت مسیح موعود خلیفہ نورالدین صاحب جمونی تھے اسی طرح ارض کشمیر کے اولین احمدی حضرت راجہ محمد خان صاحب رئیس باڑی پورہ تھے جو 14 مارچ 1904ء کو وفات پا گئے۔ آپ قیام جماعت کے ابتدائی دور میں ہی حضرت مسیح موعود کی بیعت سے مشرف ہوئے اور صحبت کا شرف حاصل کیا آپ صاحب رویا وکشوف بزرگ تھے۔ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب نے البدر 24 اپریل 1904ء میں آپ کے اخلاق پر ایک نوٹ شائع کروایا۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

بے روزگار نوجوانوں کیلئے سنہری موقع

ربوہ میں شادی بیاہ اور دیگر مواقع پر شعبہ کیٹرنگ (شادی یا فنکشن پر کھانے اور ریفریشمنٹ کے انتظامات) کیلئے ایسے محنتی خدام کی ضرورت ہے جو ٹریننگ حاصل کر کے اس شعبہ سے باقاعدہ منسلک ہونا چاہتے ہیں وہ خدام اپنی درخواستیں معہ تصدیق زعیم محلہ، صدر صاحب محلہ یا صدر جماعت درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

نگران دارالصناعۃ
ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ایوان محمود ربوہ
فون نمبر: 04524-212349-212685
فیکس: 04524-213091

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 294)

حق و معرفت کا چشمہ اور آبشار

سیدنا حضرت مسیح موعود 14/جون 1903ء کو دربارِ شام میں رونق افروز ہوئے اور رضاء بالقضاء اور ثابت قدمی اور صدق میں استقلال کے ذریعہ برکات الٰہی کے نزول اور مخفی راہوں سے نصرت خداوندی کا تذکرہ نہایت والہانہ انداز میں فرمایا۔ حضرت اقدس کے اس روح پرور خطاب کا ایک حصہ حضور ہی کے الفاظ میں پڑھیے اور دیکھئے کہ کس طرح اس کے لفظ لفظ سے حق و معرفت کا چشمہ رواں ہے جو بالآخر برقی قوت پیدا کرنے والی آبشار کی صورت اختیار کر لیتا ہے خدا کے مقدس مامور نے ارشاد فرمایا:۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادہ تھے جیسے کہ ایک برتن قلعی کرا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی ان لوگوں کے دل تھے جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورات نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے .... برکات الٰہی انسان پر اس وقت نازل ہوتے ہیں۔ جب خدا سے مضبوط رشتہ باندھا جاوے جیسے رشتہ داروں کو آپس میں رشتہ کا پاس ہوتا ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کے رشتہ کا جو وہ اس پاک ذات کے ساتھ ہے سخت پاس ہوتا ہے وہ مولا کریم اس کے لئے غیرت کھاتا ہے۔ اور اگر کوئی دکھ یا مصیبت اس کو پہنچتا ہے تو وہ بندہ اپنے لئے راحت جانتا ہے۔ الغرض کوئی دکھ اس رشتہ کو توڑتا نہیں اور نہ کوئی سکھ اس کو دوبالا کرتا ہے ایک سچا تعلق و حقیقی عشق عبد و معبود میں قائم ہو جاتا ہے۔ اگر ہماری جماعت میں چالیس آدمی بھی ایسے مضبوط رشتہ کے جو رنج و راحت عسر و یسر میں خدا تعالیٰ کی رضاء کو مقدم کریں۔ تو ہم جان لیں کہ ہم جس مطلب کے لئے آئے تھے وہ پورا ہو چکا اور جو کچھ کرنا تھا وہ کر لیا۔ کیسی سوچنے کی بات ہے کہ صحابہ کرامؓ کے تعلقات بھی تو آخر دنیا سے تھے ہی۔ جائیدادیں تھیں مال تھا زر تھا۔ مگر ان کی زندگی پر کس قدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دست بردار ہو گئے اور فیصلہ کر لیا کہ .... ہمارا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے۔ اگر اس قسم کے لوگ ہم میں ہو جاویں تو کون سی آسمانی برکت اس سے بزرگ تر ہے۔

بیعت کرنا صرف زبانی اقرار ہی نہیں بلکہ یہ تو اپنے آپ کو فروخت کر دیتا ہے۔ خواہ ذلت ہو نقصان ہو کچھ ہی کیوں نہ ہو کسی کی پرواہ نہ کی جاوے مگر دیکھو اب کس قدر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اقرار کو پورا کرتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو آزمانا چاہتے ہیں۔ پس یہی سمجھ رکھا ہے کہ اب ہمیں مطلقاً کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور ایک پرامن زندگی بسر ہو۔ حالانکہ انبیاؤں قطبوں پر مصائب آئے اور وہ ثابت قدم رہے مگر یہ ہیں کہ ہر ایک تکلیف سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ بیعت کیا ہوئی گویا خدا تعالیٰ کو رشوت دینی ہوئی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے .... کیا یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ فقط کلمہ پڑھ لینے پر ہی چھوڑ دیئے جاویں گے اور ان کو ابتلاؤں میں نہیں ڈالا جائے گا پھر یہ لوگ بلاؤں سے کیسے بچ سکتے ہیں ہر ایک شخص کو جو ہمارے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے جان لینا چاہئے کہ جب تک آخرت کے سرمایہ کا فکر نہ کیا جاوے کچھ نہ بنے گا اور یہ ٹھیکہ کرنا کہ ملک الموت میرے پاس سے نہ پھٹکے میرے کنبے کا نقصان نہ ہو۔ میرے مال کا بال بیکار نہ ہو ٹھیک نہیں ہے خود شرط وفا دکھلا دے اور ثابت قدمی و صدق سے مستقل رہے اللہ تعالیٰ مخفی راہوں سے اس کی رعایت کرے گا اور ہر ایک قدم پر اس کا مددگار بن جاوے گا۔ (الحکم 30/جون 1903ء صفحہ 10)

تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب
شرط راہ پر صبر ہے اور ترک نام اضطرار
اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
نقد پا لیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار

انسان کی نیک بختی

سیدنا محمود المصلح الموعود کے قلم سے حضرت مسیح موعود کی ڈائری کے چند پر معارف فقرات:۔

''اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں۔ دیکھو اگر خدا کسی کو کہے کہ تیری کل اولاد جو مر چکی ہے زندہ کر دیتا ہوں مگر پھر میرا تجھ سے کوئی تعلق نہ ہوگا تو کیا اگر وہ عقلمند ہے اپنی اولاد کی طرف جانے کا خیال بھی کرے گا۔ **پس انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے**''

(تشحیذ الاذہان قادیان اگست 1908ء صفحہ 251)

وقف کا صحیح مفہوم

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''دوستوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری جماعت کی ترقی کا مدار وقف پر ہے۔ لیکن ایسا وقف جو کہ کسی وقت اور کسی حالت میں پیٹھ دکھانے کو تیار نہ ہو اور ہر احمدی کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی زندگی اس کا مال اس کے اوقات سب کے سب (۔) اور احمدیت کیلئے وقف ہیں۔'' (بحوالہ مطالبات صفحہ 163)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خلافت کو عطا ہو کامرانی

خدا ''مسرور'' کو مسرور رکھے | ہمیشہ رنج و غم کو دور رکھے
مبارک صد مبارک صد مبارک | خلافت پر سدا مامور رکھے
خلافت کی ردا جس نے عطا کی | وہ قائم ہر طرح منشور رکھے
الیس اللہ .... کی | یہ خاتم نور سے معمور رکھے
خدا سر پر ہمارے تا قیامت | اب ابن حضرت منصور رکھے
مزین سر پہ دستارِ خلافت | خدا قائم ہمیشہ نُور رکھے
خلافت کو عطا ہو کامرانی | خدا شیطان کو محصور رکھے
عطا ہو عمر و دولت، عون و نصرت | خدا میری دعا منظور رکھے
خلافت کا خدا خود ہے محافظ | وہ اس کو تا ابد پر نور رکھے

اطاعت میں رہیں دل شاد ہر دم
مساعی کو خدا مشکور رکھے

محمد ابراہیم شاد

(رپورٹ: مبشر احمد ظفر بلوچ)

کیل (Kiel) جرمنی میں پہلی بیت الذکر کا سنگ بنیاد

یکم نومبر 2003ء کو رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں وہ دن بہت ساری خوشیوں اور برکتوں کا پیغام لئے طلوع ہو گیا جس کا جماعت کیل کو انتظار تھا بیت الحبیب کے سنگ بنیاد کی تقریب کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کا ایک مقامی دوست نے جرمن ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد Schleswig.Meck ریجن کے امیر مکرم کولمبس خانصاحب نے خطاب کیا اور جماعت کیل کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ جماعت کی تشکیل اور ابتدائی انتظام و انصرام کے سلسلہ میں مکرم مبشر احمد صاحب ظفر بلوچ اور پھر محمد امجد ناصر بٹ اور مربی سلسلہ مکرم لئیق احمد منیر صاحب کا ذکر خیر کیا جن کی کوششوں سے دو تین افراد کی یہ جماعت آج دو اڑھائی سو تک پہنچ چکی۔ اور گزشتہ 20/25 سال میں ترقی کی یہ رفتار دس گنا سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے بعد مرکزی نمائندہ کے طور پر مربی سلسلہ ہمبرگ مکرم منیر احمد صاحب منور نے خطاب کیا۔

بیت الذکر کا باقاعدہ سنگ بنیاد رکھنے کی کارروائی سے قبل سو بیوت الذکر سکیم کے انچارج مکرم سعید گیسلر صاحب نے بیت الذکر کے بارہ میں مختصر تعارف کروایا۔ یہ بیت الذکر 1700 مربع میٹر رقبہ پر مشتمل ہے اور اس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ''بیت الحبیب'' عطا فرمایا تھا۔ یہ میناروں والی حکومت کی طرف سے پہلی منظور شدہ بیت الذکر ہے جو کیل میں تعمیر ہوگی۔ بیت الذکر کی بنیاد میں پہلی دعائیہ اینٹ رکھنے کی سعادت مرکزی نمائندے کے طور پر مربی سلسلہ مکرم منیر احمد صاحب منور کے حصہ میں آئی۔ اس کے بعد دیگر عہدیداروں نے اپنی اپنی باری آنے اور نام پکارے جانے پر بیت الذکر کی بنیاد میں اینٹیں نصب کیں۔

اس بابرکت تقریب میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد لگ بھگ دو صد کے قریب تھی۔ ہمبرگ سے بھی دوستوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کے اختتام پر مربی صاحب نے دعا کروائی اور یوں یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

(اخبار احمدیہ جرمنی جنوری 2004ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

کھیل اور جسمانی صحت کی بہتری

حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کے عملی کردار اور قیمتی ارشادات کی روشنی میں

مکرم غلام مصطفی تبسم صاحب

(قسط سوم آخر)

ورزشی کلب کا اجراء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1981ء میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر خدام الاحمدیہ کو ورزش کی طرف توجہ دلائی اور جسمانی صحت کو بہتر بنانے کے لئے ورزش کلب قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔

حضور نے فرمایا تمام جماعتیں اپنے ہاں ورزشی کلب قائم کریں اور لجنہ اماء اللہ بھی اپنے کلب قائم کرے اور ہر احمدی اس کلب کا ممبر بنے اور اپنی جسمانی صحت کو بہتر سے بہتر بنائے۔

مجلس صحت کا قیام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے یکم مارچ 1972ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ کھیلوں کے تقسیم انعامات کے موقع پر مجلس صحت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

''آج میں سارے ربوہ کو ایک مجلس میں منسلک کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ اس مجلس کا نام مجلس صحت ہوگا۔ اس کے جملہ انتظامات آپ لوگوں کو خود سرانجام دینے ہیں اس سلسلہ میں ایک کمیٹی قائم کی جائے گی۔

ربوہ کے تمام باشندوں کے لئے کھیلوں اور ورزش جسمانی کا انتظام کرنا اور اس کے لئے گراؤنڈ مہیا کرنا بھی اس کمیٹی کی ذمہ داری ہوگی''

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے سلسلہ میں لوکل انجمن احمدیہ نے ربوہ میں باسکٹ بال، ہاکی، فٹ بال، والی بال، میرو ڈبہ، باڑی، کبڈی، وغیرہ کی ٹیمیں تیار کیں۔ ان کے لئے گراؤنڈز مہیا کیں۔ ربوہ کے محلہ جات میں مختلف گراؤنڈز مہیا کرنے کے بعد ربوہ کی ممتاز شخصیتوں کو ان کا نگران مقرر کیا گیا۔ اور ربوہ کی ٹیمیں ربوہ سے باہر جاکر فٹ بال اور کبڈی وغیرہ کے میچ کھیلنے کے لئے جاتی رہیں۔ حضور نے اس مجلس اور کھلاڑیوں کے لئے ایک کالا اور سفید دھاریوں والا رومال تیار کروایا اور ایک رنگ میں اس کو پرو کر گردن میں ڈالنے کا ارشاد فرمایا۔

(الفضل 7 رمارچ 1972ء)

سائیکل سفر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1973ء میں خدام الاحمدیہ کو سائیکل خریدنے اور سائیکل چلانے اور اجتماعات کے موقع پر سائیکل پر آنے کی تحریک فرمائی۔ حضور کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے نہ صرف خدام نے بلکہ انصار نے بھی سائیکل چلانا شروع کر دیا حضور نے صد سالہ جوبلی کے موقع پر جماعت سے ایک لاکھ سائیکل سواروں کا مطالبہ کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

حضور جب 1955ء میں انگلستان میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ تو حضور کو سکواش کا شوق تھا اور اس شوق کو پورا کرنے کے لئے روشن خان حضور کو پریکٹس کروایا کرتے تھے۔

(الفضل 6 رجون 1984ء)

اس عرصہ میں ہاشم خان اور ان کے بھائی اعظم خان سکواش کے سلسلے میں انگلستان آئے تو ایک صاحب نے حضور کو سکواش کے ان عظیم کھلاڑیوں سے متعارف کروایا۔ اس طرح صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو سکواش میں مزید دلچسپی پیدا ہوئی اور حضور کے ان دونوں بھائیوں سے دوستی کے بے تکلفانہ مراسم قائم ہو گئے اور حضور اکثر ان عظیم کھلاڑیوں کے ساتھ پریکٹس بھی کیا کرتے تھے۔

(الفضل 26 رجون 1989ء)

حضور بچپن میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ فٹ بال کھیلا کرتے تھے۔ تیز دوڑنے کا آپ کو بہت شوق تھا چنانچہ حضور ہائی جمپ میں اپنے ساتھیوں کو چیلنج دیا کرتے۔ بارش کے دنوں میں آپ تیراکی بھی کیا کرتے تھے۔

کبڈی حضور کا پسندیدہ کھیل رہا ہے اور بچپن اور پھر خدام الاحمدیہ میں بھی کبڈی کھیلتے رہے ہیں آپ کبڈی کے کھیل میں قینچی مارنے کے بہت ماہر تھے۔ آپ کے نام پر ربوہ میں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ہر سال منعقد ہوتا رہا۔ پابندیوں کے بعد یہ ٹورنامنٹ جرمنی میں منعقد ہوتا رہا۔ اس ٹورنامنٹ میں حضور بنفس نفیس شرکت کرتے رہے۔ اس کے علاوہ جب ایوان محمود ربوہ میں ان ڈور گیمز کا آغاز ہوا تو آپ ٹیبل ٹینس کھیلتے رہے۔

جب آپ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مہتمم صحت جسمانی تھے تو آپ نے خدام میں ورزش کو رائج کرنے کے لئے ''ورزش کے زینے'' کے نام سے کتاب لکھی جس میں تصویروں کے ذریعے ورزش کے طریقے بتائے گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب کو ہماری جسمانی صحت اور ورزش سے کس قدر دلچسپی تھی اور حضرت صاحب باقاعدگی سے لمبی سیر کرتے تھے۔ اس کتاب میں سے ورزش اور صحت کی تندرستی کے بارے میں حضور کے ذاتی تجربات اور نصائح پیش خدمت ہیں۔

وزن درست رکھنے کا ایک بہترین نسخہ

اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

عموماً موٹے آدمی وزن کم کرنے کی خاطر (Dieting) ڈائٹنگ کا مروجہ طریق اختیار کرتے ہیں جو صحت کے لئے سخت مضر بلکہ بعض اوقات مہلک ثابت ہوتا ہے اس کی بجائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے اخذ کردہ وزن کم کرنے کا ایک بہترین نسخہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(1) بھوک رکھ کر کھانا

یعنی سیری ہونے سے کچھ قبل ہی کھانا چھوڑ دینا۔

آپ غالباً یہ سمجھیں گے کہ اس طرح آپ ضرورت سے کم غذا کھا رہے ہوں گے اور کمزور ہو جائیں گے۔ لیکن یہ درست نہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ بالا ارشاد ایک ایسی پس پردہ حقیقت پر مبنی تھا جس کے چہرہ پر سے آج کی سائنسی تحقیق نے نقاب الٹ دیا ہے۔ آج کے اطباء ہمیں بتاتے ہیں کہ بھوک کا احساس اس وقت تک باقی رہتا ہے۔ جب تک خون کے اندر حل شدہ میٹھے کی سطح ایک خاص درجہ تک بلند نہ ہو جائے اور چونکہ کھانا کھاتے ہی فوراً یہ سطح بلند نہیں ہوتی۔ اس لئے عموماً لوگ سیر شکمی کے بعد بھی بھوک محسوس کرتے رہتے ہیں۔ یہ درحقیقت جھوٹی بھوک ہوتی ہے اگر یہ بھوک مٹانے کی کوشش کریں گے۔ تو آپ کو اپنی طاقت سے زیادہ کھانا پڑے گا۔

پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ کچھ بھوک رکھ کر کھایا کرو۔ معدے اور وزن کو درست رکھنے کے لئے ایک ہمیشہ رہنے والی مشعل راہ ہے۔

(2) سادہ خوراک

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خوراک میں خود بھی سادگی اختیار فرماتے تھے اور صحابہ میں بھی یہی رواج جاری فرمایا۔ جو قرآن کریم کے اس ارشاد کے عین مطابق ہے کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔

اگر ہم عموماً اپنے کھانوں کو سادہ رکھیں۔ اور خواہ مخواہ مرغن غذاؤں مصالحے دار کھانوں کو روزمرہ کی زندگی کا جزء بنا کر اسراف کی حدود میں داخل نہ ہو جائیں اور اس پروگرام پر عمل پیرا ہو جائیں جو تحریک جدید نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ تو یہ بھی ہماری صحتوں کو برقرار رکھنے میں بہت مد ثابت ہو سکتا ہے۔

(3) اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی عادت

احادیث سے معلوم ہوتا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کام خود فرماتے تھے۔ اور آپ کے صحابہؓ میں بھی اسی کا رواج تھا۔ یہ ایک ایسی پاکیزہ عادت ہے کہ جو جسم کو ہمیشہ مستعد اور ہوشیار رکھتی ہے اور سستی اور غفلت کو پاس نہیں پھٹکنے دیتی۔ اگر کوئی اور ورزش نہ ہو تو یہ عادت ہی کسی حد تک ورزش کا قائمقام ہو جاتی ہے۔

(4) تیز چلنے کی عادت

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کثرت سے مروی ہے کہ آپ خوب چلتے تھے۔ اور بہت تیز چلتے تھے۔ چلنے میں روانی کا یہ عالم تھا کہ گویا بلندی سے ڈھلوان کی طرف اتر رہے ہوں۔ لیکن قدم پختگی کے ساتھ جما کر رکھتے تھے اگر کوئی اور ورزش نہ بھی کی جائے اور مندرجہ بالا عادات کے علاوہ بہت چلنے اور تیز چلنے کی عادت اختیار کر لی جائے تو یہی ایک کافی وشافی اور بہترین ورزش ثابت ہو سکتی ہے۔ یاد رکھئے ماہرین ورزش کا یہ مقولہ ہے کہ

''چلنا ایک بہترین ورزش ہے''

(5) عبادات کو مستعدی سے بجالانا

عبادت کو پورا اور مستعدی سے بجالانا یعنی نماز کو قائم کرنا۔ لفظ صلوٰۃ جس کا ترجمہ ہم نماز کرتے ہیں ایک عربی لفظ ہے جو ورزش کے معنے اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور واقعہ یہ ہے۔ اگر مستعدی کے ساتھ توجہ قائم رکھ کر نماز کے ہر رکن کو صحیح طریق سے بجالایا جائے تو پانچ اوقات کی فرض اور ایک دو اوقات کی نفل نمازیں ہی انسان کے لئے ورزش کا کافی سامان مہیا کر دیتی ہیں اور انسانی عضلات ڈھیلے اور سست نہیں پڑنے پاتے۔ پھر عبادت کی تیاری کے لئے وضو بھی آپ کے

جسم کی پاکیزگی اور صحت کو برقرار رکھنے میں بہت مد ثابت ہوتا ہے اور شریعت کے عائد کردہ غسل آپ کے بدن کو پاکیزہ رکھنے میں وضو کی اعانت کرتے ہیں گویا عبادت اپنی ذات میں اپنے تمام لوازمات کے ساتھ اکیلی ہی آپ کی بدنی صحت کی بہت حد تک ضمانت دے سکتی ہے۔

اس پانچ نکاتی پروگرام پر عمل کیجئے اور Dieting وغیرہ (یعنی خوراک بہت کم کر کے پتلا ہونے کی کوشش) سے مستغنی ہو جایئے۔

(ورزش کے زینے ص 45 تا 47)

سیر و تفریح اور ورزش

سیر و تفریح اور ورزش کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

سیر و تفریح اور ورزش انسانی صحت کے لئے از حد ضروری ہیں۔ اور ہرگز نیکی اور بڑی عمر کی شان کے منافی نہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے دوڑ کا مقابلہ فرمایا۔ حضرت مسیح موعود سے بھی ایک مرتبہ (دینی) غیرت کے اظہار کے طور پر ایک سکھ کو نیچا دکھانے کے لئے دوڑ کا مقابلہ ثابت ہے۔ جس میں آپ نے اس کا غرور توڑا اور اسے مات دی۔ اسی طرح اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے مگدر پھیرنا بھی آپ سے ثابت ہے۔ ....

ان ساری پر حکمت باتوں پر انسان اگر عمل کرے۔ تو وہ باطنی اور ظاہر حسن دونوں سے مالا مال ہو سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

ورزش کی عادت جو ڈالی جاتی ہے وہ اسی لئے ہوتی ہے کہ انسان کے جسم میں چستی اور پھرتی پیدا ہو اس کے اعضاء درست رہیں اور اس کی ہمت بڑھے۔

(الفضل 28 مارچ 1939ء)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ پاکیزہ اور جفاکش زندگی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ایک نور کی سی کیفیت پیدا کر دی تھی۔ جس پر آسمانی نور کے نزول نے ایک اور ہی عالم پیدا کر دیا۔ صحابہؓ کبھی پورے ماہ کے چاند کی طرف دیکھتے اور کبھی اس چہرے کا نظارہ کرتے اور ایسے بے اختیار گواہی دیتے کہ وہ نور چاند سے بڑھ کر روشن ہے۔ کبھی اسے آفتاب سے تشبیہ دیتے۔ لیکن اس اقرار کے ساتھ فی الواقعہ وہ نور ہر دوسرے حسن سے بہتر ہے۔

(ورزش کے زینے ص 31)

حفظان صحت کے اصول

حفظ صحت کے اصول کے متعلق بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

آپ کی طاقت کا انحصار کن امور پر ہے۔

یاد رکھئے کہ انسانی جسم اکثر و بیشتر چار چیزوں یعنی عضلات، ہڈیوں، چربی اور خون سے بنا ہوا ہے۔ ان میں سے عضلات (جنہیں مچھلیاں بھی کہا جاتا ہے) جسم کے کل وزن کا 45 فیصد ہوتے ہیں۔ انسانی جسم میں ان کی تعداد کم و بیش 639 ہے۔ اور ان میں سے ہر عضلہ میں مندرجہ ذیل چار ضروری صفات پائی جاتی ہیں۔

اول۔ ہر عضلہ طاقت یا حرکت پیدا کرنے کی اہلیت رکھتا ہے جسے ماپا جاتا ہے۔

دوم۔ ہر عضلہ اپنے اندر کچھ طاقت کا ذخیرہ کر سکتا ہے جو دوران خون پر منحصر نہیں ہوتا۔ بلکہ خون بند ہونے پر بھی عضلہ اس طاقت کا استعمال کر سکتا ہے اسے عضلہ کی ذخیرہ کرنے کی طاقت کہا جاتا ہے۔

سوم۔ ہر عضلہ سکڑنے کی طاقت رکھتا ہے۔ جتنا زیادہ صحت مند اور توانا عضلہ ہوگا۔ اسی قدر زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ سکڑنے کی اہلیت اس میں پائی جائے گی۔

چہارم۔ ہر عضلہ میں لچک پائی جاتی ہے اور کھینچ کر لمبا ہو سکتا ہے جتنی لچک زیادہ ہو اسی قدر بہتر ہے۔ مندرجہ بالا چاروں صفات کا مجموعہ ایک عضلہ کی مجموعی طاقت بناتا ہے۔

عضلہ کی مجموعی طاقت کو استعمال کرنے کے ساتھ ہی یہ ضروری ہے کہ استعمال شدہ طاقت کی جگہ لینے کے لئے مسلسل نئی طاقت پہنچتی رہے اور یہ کام دوران خون کے ذریعہ سرانجام پاتا ہے جس کے خاطر خواہ اور عمدہ ہونے کا انحصار مندرجہ ذیل چار چیزوں پر ہے۔

اول۔ خون صحت مند اور بیماری سے پاک ہو۔

دوم۔ شریانیں صحت مند اور لچک دار ہوں۔

سوم۔ دل جسیم اور توانا ہو۔

چہارم۔ پھیپھڑے صحت مند، مضبوط اور کشادہ ہوں۔

یہ چاروں چیزیں مل کر عضلات کو بروقت اور مناسب مقدار میں طاقت مہیا کرتے رہنے کی ذمہ دار ہیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہوا کہ انسانی جسم کی مجموعی طاقت کا انحصار عضلات کے اندر مذکورہ بالا چاروں صفات کے مجموعے اور عمدہ خون کی بروقت مسلسل اور مناسب مقدار کے پہنچتے رہنے پر منحصر ہے۔

جہاں تک انسانی خلقت کی حد بندی اجازت دیتی ہے۔ ہم پاکیزہ غذا، اچھی آب و ہوا، صفائی اور مناسب ورزش کے ذریعے ان تمام قوتوں میں خاطر خواہ اضافہ کر سکتے ہیں۔

(ورزش کے زینے ص 35-36)

آپ کتنے طاقتور ہو سکتے ہیں؟

اس بارے میں حضور فرماتے ہیں۔

"یہ ایک اہم سوال ہے کہ ورزش آپ میں کتنی طاقت پیدا کر سکتی ہے۔ کیا اگر آپ روز ورزش بڑھاتے چلے جائیں تو رفتہ رفتہ غیر محدود عرصے تک اپنی طاقت بھی بڑھاتے چلے جائیں گے؟

اگر ایسا ہو تو اس کی مثال وہی ہوگی کہ ایک عورت پہلے دن کے بچھڑے کو گود میں اٹھالے اور پھر روزانہ ایسا ہی کرتی رہے تو کیا وہ چند سالوں کے بعد پورے بیل کو بھی اسی طرح گود میں اٹھا سکے گی؟

ظاہر ہے کہ اس کا جواب نفی میں ہے بات درحقیقت یہ ہے کہ ہر انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے معین قوتیں رکھی ہیں جن کی حد سے آگے نکل جانا اس کے قبضہ قدرت میں نہیں ہوتا۔ ہر انسان اپنے ڈھانچے اپنی نسل اور خاندان اپنے اعضاء کی بناوٹ اور مادے کے اعتبار سے ایک خاص مقام پر ترقی پا سکتا ہے۔ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اور ورزش صرف آپ کی یہ مدد کرتی ہے کہ آپ کو طاقت کے اس انتہائی مقام تک پہنچا دیتی ہے۔ جو آپ کے لئے مقدر ہے۔

آپ یہ سن کر تعجب کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو طاقتیں عطا فرمائی ہیں اگر آپ ورزش نہ کر رہے ہوں اور ان طاقتوں کو پڑا پڑا ضائع کر دیں تو اپنی امکانی طاقت کا بیس فیصد بھی آپ استعمال نہیں کر سکتے ورزش آپ کی صلاحیتوں کو بیدار کرتی ہے۔ اور آپ کو خدا تعالیٰ کی ودیعت کردہ قوتوں کے انتہائی مقام تک پہنچاتی ہے۔ (ورزش کے زینے ص 37-38)

محمد اسماعیل شاہد صاحب

محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب کی یاد میں

محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صدیقی صاحب آف میر پور خاص کو ایک لمبے عرصہ تک مخلصانہ رنگ میں سلسلہ کی غیر معمولی خدمات کی توفیق ملی۔

محترم ڈاکٹر صدیقی صاحب حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ 21 اپریل 1998ء کو آپ نے 78 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کے والد محترم انتہائی مخلص احمدی تھے لیکن والدہ صاحبہ احمدیت کی شدید مخالف تھیں۔ آپ نویں کلاس میں تھے کہ آپ کے والد محترم اور انٹر میں پہنچے تو والدہ محترمہ بھی انتقال کر گئیں۔ والدین کی وفات کے بعد آپ اپنے چچا محمد عبدالقادر صدیقی صاحب کے زیر سایہ رہے اور ان سے احمدیت کے متعلق اختلافی مسائل پر عبور حاصل کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے 1947ء میں عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن سے MBBS کا امتحان پاس کیا۔ آپ کی شادی سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنے ذاتی معالج حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی صاحبزادی سے 1950ء میں کرائی۔

محترم ڈاکٹر صدیقی صاحب 1950ء سے 1989ء تک بطور امیر ضلع کام کرتے رہے۔ علاوہ ازیں آپ حیدر آباد کے ڈویژنل امیر بھی رہے۔ کچھ عرصہ قاضی ضلع میر پور خاص بھی رہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر ہی آپ میر پور خاص تشریف لائے۔ میر پور خاص اس دور میں اتنا قابل ذکر علاقہ نہ تھا محض خدمت انسانیت اور اطاعت امام کے جذبہ کے تحت آپ نے یہاں کام کا آغاز کیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ انہی صفات کی وجہ سے ہی آپ نے تاریخی خدمات کی توفیق پائی۔

محترم ڈاکٹر صدیقی صاحب کی خدمات کا ایک لمبا سلسلہ ہے جن کا جماعتی لٹریچر اور تاریخ احمدیت میں متعدد جگہ بہترین رنگ میں ذکر موجود ہے۔

آپ ضلع تھر پارکر و میر پور خاص کی جماعتوں کے لئے انتہائی مفید وجود ثابت ہوئے۔ سائیکل سفر کے آغاز پر میر پور خاص سے خدام کو دعا کے ساتھ رخصت کرتے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ٹرینوں کی بوگیاں بک کرواتے اور دعاؤں کے ساتھ قافلوں کو روانہ کرتے اور احباب جماعت کا ہر ممکن خیال رکھتے اور ہر مشکل وقت میں جماعتی رنگ میں بھی اور انفرادی رنگ میں بھی جب کوئی شخص آپ تک پہنچ جاتا آپ فوراً محض سلسلہ کی محبت کی وجہ سے مسئلہ حل کر دیتے۔

محترم ڈاکٹر صدیقی صاحب تمام جماعتوں کو رابطے میں رکھتے مسلسل دورے کرتے حتیٰ کہ صادق پور جیسی دور افتادہ جماعت میں بھی بنفس نفیس پہنچتے اور دوروں کے دوران مقامی لوگوں میں مکمل مل جاتے۔ یہی خوبیاں تھیں جن کی وجہ سے ضلع تھر پارکر کی جماعتوں کے ہر فرد کے دل میں آپ کی غیر معمولی عزت تھی۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کے ناصر آباد فارم اور دیگر اسٹیٹس کے دورہ جات کے سلسلہ میں محترم ڈاکٹر صدیقی صاحب کو بارہا حضور اور حضور کے قافلہ کے قیام کے انتظام اور ضیافت کی سعادت ملی جو کہ ایک غیر معمولی برکت ہے۔

محترم ڈاکٹر صدیقی صاحب کے علاقہ میں سول انتظامیہ کے ہر طبقہ کے اعلیٰ افسران اور دیگر مقامی آبادی کے ہر شعبہ کے لوگوں سے ذاتی روابط تھے۔ مقامی رؤساء اور وڈیرے آپ کو اپنا ذاتی معالج اور مسیحا کی حیثیت دینے میں خوشی اور فرحت محسوس کرتے۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ ہر طبقہ کے افراد میں ایک بلند کردار انسان کی حیثیت سے اپنی پہچان رکھتے تھے اس کا لازمی نتیجہ یہی تھا کہ ابتلاؤں کے ادوار میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے سرفراز کیا۔

ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

آپ پورے ضلع میں "ڈاکٹر صدیقی" کے طور پر پہچانے جاتے تھے لہٰذا خاکسار نے مضمون میں بھی بے اختیار یہی لفظ استعمال کئے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین

والدین سے حسن سلوک اور ان کی خدمت کے دینی احکامات

اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد والدین سے حسن سلوک کا تاکیدی حکم دیا ہے

نذیر احمد خادم صاحب

اللہ تعالیٰ کے بعد انسان پر سب سے بڑھ کر حق اس کے والدین کا ہے۔ کوئی دوسرا انسان اتنا مہربان ہمدرد اور غمگسار نہیں ہوسکتا جتنے کہ والدین۔ انسان کے اولین اور سب سے بڑے محسن بھی والدین ہی ہوتے ہیں کوئی دوسرا انسان بعد میں خواہ لاکھ احسان بھی انسان سے کرے وہ والدین کے احسانات کا عشر عشیر بھی نہیں ہو سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے خالق و مالک خدا نے اپنی ذات کے بعد مخلوق میں سے سب سے بڑھ کر والدین سے حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے:

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

''اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی تو انہیں اف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کیساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی''۔ (بنی اسرائیل: 24-25)

سورۃ لقمان کی آیات پندرہ اور سولہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

''اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں تاکیدی نصیحت کی۔ اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری میں اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں (مکمل) ہوا (اسے ہم نے یہ تاکیدی نصیحت کی) کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ دونوں (بھی) تجھ سے جھگڑا کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اطاعت نہ کر۔ اور ان دونوں کے ساتھ دنیا میں دستور کے مطابق رفاقت جاری رکھ اور اس کے رستے کی اتباع کر جو میری طرف جھکا۔ میری طرف ہی تمہارا لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہیں اس سے آگاہ کروں گا جو تم کرتے رہے ہو''۔

اسی طرح سورۃ احقاف کی آیت نمبر سولہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- ''اور ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔ اسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ اسے جنم دیا''۔

حضرت مصلح موعود بنی اسرائیل کی مندرجہ بالا آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''توحید کے حکم کے بعد والدین کے متعلق احسان کا حکم دیا کیونکہ ایک احسان کی قدر دوسرے احسان کی قدر کی طرف توجہ کو پھراتی ہے......... اللہ تعالیٰ نے ایک تو یہ حکم دیا ہے کہ خدا کے سوا کسی کو معبود نہ بناؤ اور ایک یہ کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اس جملہ میں کیا لطیف رنگ اختیار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا انسان بدلہ نہیں دے سکتا اس لئے خدا تعالیٰ کے ذکر میں یہ بیان کیا کہ احسان تو تم کر نہیں سکتے پس ظلم سے بچو۔ لیکن والدین کے احسان کا بدلہ دیا جا سکتا ہے اس لئے ان کے بارہ میں مثبت حکم دیا۔ عندک کے لفظ میں یہ بتایا ہے کہ اگر وہ تمہاری کفالت میں بھی ہوں تو بھی کچھ نہ کہنا کجا یہ کہ وہ الگ رہتے ہوں اور پھر بھی تمہارے ہاتھوں تکلیف پائیں۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم)

پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''اُف کلمہ زجر یعنی ناپسندیدگی کا کلام۔ یعنی یہ کہنا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں اور پھر ناپسندیدگی کو عملی جامہ پہنانے کو کہتے ہیں۔ یعنی نہ منہ سے نہ عمل سے ان کو دکھ دو۔'' (ایضاً) اسی تسلسل میں حضور فرماتے ہیں'' (۔) نے والدین کی خدمت کے لئے خاص ہدایات دی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۔) یعنی جس شخص کو اپنے والدین میں سے کسی کی خدمت کا موقع ملے اور پھر بھی اس کے گناہ نہ معاف کئے جائیں تو خدا اس پر لعنت کرے۔ (ابن کثیر جلد 6 صفحہ 61)

مطلب یہ کہ نیکی کا ایسا اعلیٰ موقعہ ملنے پر بھی اگر وہ خدا کا فضل حاصل نہیں کر سکا تو جنت تک پہنچنے کے لئے ایسے شخص کے پاس کوئی ذریعہ نہیں''۔

''واخفض......... اور ان کے لئے رحمت کے ساتھ اپنے انکسار کے بازو نیچے گرا دے اور یہ دعا کرتا رہ کہ اے میرے رب تو ان پر رحم کر کیونکہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔ اس لطیف تشبیہ میں بتایا ہے کہ تیرا ہاتھ ہر وقت ان کی خدمت میں لگا رہنا چاہئے۔ اس آیت میں یہ بھی اشارہ کر دیا کہ انسان بالعموم والدین کی ویسی خدمت نہیں کر سکتا جیسی کہ ماں باپ نے اس کی بچپن میں کی تھی۔ اس لئے فرمایا کہ ہمیشہ دعا کرتے رہنا کہ اے خدا تو ان پر رحم کرنا کہ جو کسر عمل میں رہ جائے دعا سے پوری ہو جائے۔ ک کے معنی تشبیہ کے بھی ہوتے ہیں......... کہ بڑھاپے میں ماں باپ کو ویسی ہی خدمت کی ضرورت ہوتی ہے جیسے بچہ کو بچپن میں۔ والدین کے لئے یہ دعا اس لئے بھی سکھائی گئی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا اسے خود بھی اپنا فرض ادا کرنے کا خیال رہے گا''۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم)

سورۃ العنکبوت آیت 9 کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:-

''ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بہت سے نوجوان ایسے دکھائی دیتے ہیں جو اپنے ماں باپ کا مناسب احترام نہیں کرتے۔ اور نہ ان کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں''۔ (تفسیر کبیر جلد ہفتم)

حضور مزید فرماتے ہیں کہ:-

''دنیاداروں میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو والدین کی پورے طور پر عزت کرتے ہیں۔ اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ طبقہ دونوں میں یہی حالات نظر آتے ہیں۔ اسی طرح بعض نوجوان اپنی ماؤں کی خبر گیری ترک کر دیتے ہیں اور جب پوچھا جاتا ہے تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اماں جی کی طبیعت تیز ہے اور میری بیوی سے ان کی بنتی نہیں۔ حالانکہ بیوی کو ماں سے کیا نسبت۔ بیوی نے اس کے فائدہ کے لئے کیا کیا ہوتا ہے۔ وہ نوجوانی کی حالت میں اس کی خدمت کرتی ہے۔ لیکن ماں جس نے اپنی چھاتیوں سے دودھ پلایا ہوتا ہے اور جس نے اپنا خون دودھ کی شکل میں تبدیل کر کے اس کی پرورش کی ہوتی ہے اور محنت ومشقت کر کے پڑھایا ہوتا ہے اس سے اس لئے اعراض کیا جاتا ہے کہ بیوی سے اس کی بنتی نہیں۔ پس اس خطرناک نقص کو دور کرو اور اپنے والدین کی خدمت بجالاؤ ورنہ تم اس جنت سے محروم ہو جاؤ گے جو تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے رکھی گئی ہے.........
تمام دنیوی معاملات میں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اور ان کی کامل فرمانبرداری کرو''۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 594)

نماز کے بعد پسندیدہ عمل

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین سے حسن سلوک اور ان کی اطاعت اور خدمت کی حد درجہ تاکید فرمائی ہے۔ احادیث میں کثرت سے اس کا ذکر آتا ہے۔ یہاں بطور نمونہ چند احادیث پیش کی جاتی ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا''۔ میں نے پھر عرض کیا کہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''برالوالدین'' والدین سے حسن سلوک کرنا۔

(بخاری)

اسی طرح حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ (حضور ضرور ارشاد فرمائیں) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دینا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ (وعقوق الوالدین) اور حضور ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ سیدھے بیٹھ گئے پھر فرمایا خبردار اور جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا اور اس بات کو حضورؐ دہراتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے (دل میں) خواہش کی کہ کاش حضورؐ خاموش ہو جائیں''۔ (بخاری)

اس حدیث شریف کے والدین کی نافرمانی والے حصہ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب ''چالیس جواہر پارے'' میں فرماتے ہیں کہ:-

''دوسرا بڑا گناہ اس حدیث میں عقوق الوالدین بیان کیا گیا ہے۔ عقوق کے معنی عربی زبان میں کسی چیز کو کاٹنے کے ہیں اور اصطلاحی طور پر اس کے معنی ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ ان کا واجبی ادب ملحوظ نہ رکھنا، ان کے ساتھ شفقت سے پیش نہ آنا اور ان کی خدمت سے غفلت برتنا ہے۔ والدین کی اطاعت اور خدمت کا فریضہ حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہے اور دنیا کے حقوق میں غالباً سب سے زیادہ مقدس حق قرار دیا گیا ہے۔ حتی کہ ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ماں باپ کی خوشی میں خدا کی خوشی ہے اور ماں باپ کی ناراضگی میں خدا کی ناراضگی ہے اور ایک اور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے والدین کے بڑھاپے کا زمانہ پایا اور پھر اس نے ان کی خدمت کے ذریعہ اپنے واسطے جنت کا رستہ نہیں کھولا وہ بڑا ہی بدقسمت انسان ہے۔ اور آپ کا ذاتی اسوہ اس معاملہ میں یہ ہے کہ جب ایک دفعہ آپ کچھ مال تقسیم فرمانے میں مصروف تھے تو آپؐ کی رضاعی والدہ آپؐ کو ملنے کے لئے آئیں (آپؐ کی حقیقی والدہ آپ کے بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھیں) آپؐ انہیں دیکھتے ہی میری ماں میری ماں کہتے ہوئے ان کی طرف لپکے۔ ان کے لئے اپنی چادر بچھا کر انہیں بڑی محبت اور عزت کے ساتھ بٹھایا۔ الغرض......... نے والدین کی اطاعت اور خدمت کے متعلق انتہائی تاکید فرمائی ہے''۔ (چالیس جواہر پارے صفحہ 67)

حسن سلوک کے مستحق

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے والدہ سے حسن سلوک کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوا اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ حضورؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ حضورؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے تیسری بار پوچھا کہ پھر کون میرے حسن سلوک کا زیادہ حق دار ہے اس پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں۔ اور جب چوتھی بار پوچھا کہ پھر کون تو فرمایا تیرا باپ۔ ایک دفعہ ایک دوست نے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں خط کے ذریعہ اس امر کا استفسار کیا کہ میری والدہ میری بیوی سے ناراض ہے اور مجھے طلاق کے واسطے حکم دیتی ہے مگر مجھے میری بیوی سے کوئی رنجش نہیں۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟ اس خط کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ:۔

''والدہ کا حق بہت بڑا ہے اور اس کی اطاعت فرض۔ مگر پہلے یہ دریافت کرنا چاہئے کہ آیا اس ناراضگی کی تہہ میں کوئی اور بات تو نہیں ہے جو خدا کے حکم کے بموجب والدہ کی ایسی اطاعت سے بری الذمہ کرتی ہے مثلاً اگر والدہ اس سے کسی دینی وجہ سے ناراض ہو یا نماز روزہ کی پابندی کی وجہ سے ایسا کرتی ہو تو اس کا حکم ماننے اور اطاعت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کوئی ایسا مشروع امر ممنوع نہیں ہے جب تو وہ خود واجب الطلاق ہے۔ اصل میں بعض عورتیں محض شرارت کی وجہ سے ساس کو دکھ دیتی ہیں۔ گالیاں دیتی ہیں۔ ستاتی ہیں۔ بات بات میں اس کو تنگ کرتی ہیں۔ والدہ کی ناراضگی بیٹے کی بیوی پر بے وجہ نہیں ہوا کرتی۔ سب سے زیادہ خواہش مند بیٹے کے گھر کی آبادی کی والدہ ہوتی ہے اور اس معاملہ میں ماں کو خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ بڑے شوق سے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے خدا خدا کر کے بیٹے کی شادی کرتی ہے تو بھلا اس سے ایسی امید وہم میں بھی آ سکتی ہے کہ وہ بے جا طور سے اپنے بیٹے کی بہو (بیوی) سے لڑے۔ جھگڑنے اور خانہ بربادی چاہے۔ ایسے لڑائی جھگڑوں میں عموماً دیکھا گیا ہے کہ والدہ ہی حق بجانب ہوتی ہے۔ ایسے بیٹے کی بھی نادانی اور حماقت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ والدہ تو ناراض ہے مگر میں ناراض نہیں ہوں۔ جب اس کی والدہ ناراض ہے تو وہ کیوں ایسی بے ادبی کے الفاظ بولتا ہے کہ میں ناراض نہیں ہوں۔ یہ کوئی سوکنوں کا معاملہ تو ہے نہیں۔ والدہ اور بیوی کے معاملہ میں اگر کوئی دینی وجہ نہیں تو پھر کیوں یہ ایسی بے ادبی کرتا ہے۔ اگر کوئی وجہ اور باعث اور ہے تو فوراً اسے دور کرنا چاہئے۔ خرچ وغیرہ کے معاملہ میں اگر والدہ ناراض ہے اور یہ بیوی کے ہاتھ میں خرچ دیتا ہے تو لازم ہے کہ ماں کے ذریعہ سے خرچ کراوے اور کل انتظام والدہ کے ہاتھ میں دے۔ والدہ کو بیوی کا محتاج اور دست نگر نہ کرے۔ بعض عورتیں اوپر سے نرم معلوم ہوتی ہیں مگر اندر ہی اندر وہ بڑی بڑی نیش زنیاں کرتی ہیں پس سبب کو دور کرنا چاہئے اور جو وجہ ناراضگی ہے اس کو ہٹا دینا چاہئے اور والدہ کو خوش کرنا چاہئے''۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 192)

حضرت اویس قرنیؓ کی مثال

اس عالم رنگ و بو میں اپنے رب کا ایک پیارا اور اس کے سب سے زیادہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کا تارا ایسا بھی ہو گزرا ہے کہ جس نے اپنی ساری زندگی، زندگی کا ہر لحہ اور آرام اپنی والدہ کی خدمت پر قربان کر دیا تھا۔ آج پندرہ سو سال گزرنے کے بعد حضرت مسیح موعود کس پیار سے اس پیارے کا ذکر کرتے ہیں کہ:۔

''اویس قرنیؓ کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آ سکتا .... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی یا اویسؓ کو یا مسیح کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے کو گئے تو اویسؓ نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں اور چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہونگے ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کو بتلا دینا ہے اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے؟ ایسے نمونے سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے''۔

(ملفوظات جلد اوّل ص 295-296)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے والدین کے ساتھ کما حقہ حسن سلوک کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تبصرہ کتب

شہرِ جاں کے عذاب

نثری نظموں کا مجموعہ

نام کتاب: شہر جاں کے عذاب

شاعر: منور اقبال بلوچ

ناشر: سماجی ادارہ انسان دوست لیہ

قیمت: 50 روپے

تعداد صفحات: 102

انسان اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار چاہتا ہے۔ جب یہ حرفوں میں ڈھلتے ہیں تو کبھی نثر بن کر اپنا مقصد بیان کرتے ہیں اور کبھی نظم کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ سوچ کی تخلیق کے سفر میں آزاد نظم کا افق بھی طلوع ہو کر اپنا اظہار کر رہا ہے آزاد نظم کی ایک صورت نثری نظم بھی ہے جس میں اوزان اور بحور کی قید نہیں ہے۔ نثری نظم شاعری میں ایک مقام حاصل کر چکی ہے جو کہ سوچ اور فکر کے تخلیقی عمل کا ایک اظہار ہے۔

زیر تبصرہ کتاب کے شاعر منور بلوچ بنیادی طور پر نثر نگار ہیں جبکہ پیشہ کے اعتبار سے بینکار ہیں قبل ازیں ان کے دو نثری مجموعے ''زمین پر زندگی'' اور ''انسان کو بچایا جائے'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ بقول شاعر زیر تبصرہ کتاب کی نثری شاعری دراصل نثر نگاری کا تسلسل ہے اور مسائل میں ڈوبے انسان کی چیخ ہے۔ اور اس کو شاعری اور موسیقیت کے حوالے سے نہ پڑھیں بلکہ ایک مجبور انسان کے احساس سے پڑھیں تو یقیناً اس میں آپ کو نغمگیت اور غزل کے خوبصورت انداز نظر آئیں گے۔

نثری نظموں کے عناوین روزمرہ مسائل، معاشرتی و معاشی عدم توازن اور دکھی انسانیت کے درد سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً ہجرت، تجارت، خسارے، زوال، مریخ کا انسان، انتظار، تقسیم، شہر جاں کے عذاب، نداِمتیں، دنیا بدل جاتی ہے۔ سادہ انداز میں اپنے جذبات اور احساسات کا خوبصورت اظہار کرنے کی کوشش شاعر نے کی ہے۔ نمونہ کی ایک نظم ہدیہ قارئین ہے:۔

تیرے نام

زندگی تیرے بعد
صدیوں کا سفر لگتی ہے
اور سلگتی یادوں کی کرچیاں چنتے
کیا بتاؤں تجھے!

اے جاناں
زخمی میرے ہاتھ ہوتے ہیں۔
انگلیوں پر شب و روز گنتا ہوں
بچھڑی رُتوں کے ماہ و سال کا حساب
حرف گونگے اور بے زباں لگتے ہیں
دعائیں بے اثر اور رائیگاں جاتی ہیں
کٹ تو جاتا ہے بے چہرہ زندگی کا سفر
ساعتیں اگرچہ زمانوں کا بوجھ لگتی ہیں
بیت تو جائے گا جیون کی کڑی دھوپ میں بہرحال
بے ثمر لمحوں کی عمر دراز کا سفر
اب تیرے نام فقط حرف دعا کرتا ہوں
کہ خدا کسی کو کسی سے مگر جدا نہ کرے! (ص 88)

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

جائفل، جوتری

ان کا مزاج گرم خشک ہے۔ مقوی معدہ و جگر ہیں۔ خوشبودار ہیں۔ معدہ اور آنتوں کی قوت جاذبہ بڑھاتی ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35941 میں سرفراز احمد ولد ڈاکٹر محمود احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سرفراز احمد ولد محمود احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35942 میں محمد زکریا ولد سید محمد ظفر قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-10-2003

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد زکریا ولد سید محمد ظفر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35943 میں محمد داؤد ظفر ولد سید محمد ظفر قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 13-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد داؤد ظفر ولد سید محمد ظفر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35944 میں علی محمد گرگیز ولد بیبرو خان قوم گرگیز پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت 1994ء ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 8-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد علی محمد گیز ولد بیبرو خان ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35945 میں محمود احمد نیر ولد عبدالواحد قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1650 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمود احمد نیر ولد عبدالواحد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35946 میں محمد شاہد تبسم ولد مبارک علی قوم ڈھلوں پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1650 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد شاہد تبسم ولد مبارک علی ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35947 میں سعد محمود باجوہ ولد ریاض محمود باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 7-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سعد محمود باجوہ ولد ریاض محمود باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ناصر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ گوجر خان ضلع راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 26 فروری 2003ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فائز احمد عطا فرمایا تھا۔نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔نومولود مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب کارکن خدام الاحمدیہ کا نواسہ اور مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت کوٹ سوندھا ضلع شیخوپورہ کا پوتا ہے۔احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت کاملہ والی دراز عمر عطا فرمائے اور خادم دین اور نافع الناس وجود بنائے۔آمین

نکاح

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مورخہ 21 فروری 2004ء کو مکرم طارق احمد قاسم ابن مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب بٹالوی محلہ دارالرحمت شرقی (ب) کا نکاح مکرمہ شمسہ خالد صاحبہ بنت مکرم خالد احمد صاحب آف جرمنی کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔یہ نکاح محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے بیت الذکر راجیکی میں بعد از نماز عصر پڑھایا۔مکرم طارق قاسم صاحب محترم راجہ منیر احمد خان صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن) ربوہ کے بھانجے اور مکرمہ شمسہ خالد صاحبہ رشتہ میں بھانجی ہیں۔احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 20 فروری 2004ء کو مکرم رانا شاہد احمد صاحب بیوت الحمد ربوہ کو پہلی بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔جو وقف نو میں شامل ہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے درمان احمد شاہد نام عطا فرمایا تھا۔نومولود مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی ب حلقہ منعم ربوہ کا نواسہ اور مکرم رانا محمود احمد صاحب (کارکن کمیٹی آبادی) کا پوتا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو نیک صالح باعمر اور خادم دین بنائے۔

ولادت

محترمہ امتہ النصیر صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ لکھتی ہیں کہ میرے بھائی مکرم رضاء الدین صاحب ولد مکرم ضیاء الدین صاحب حال مقیم جرمنی کو مورخہ 2 فروری 2004ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔بچی کا نام حضور انور نے نشین احمد عطا فرمایا ہے۔خدا تعالیٰ بچی کو نیک و صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔آمین

اعلان دارالقضاء

(محترمہ صداقت ثریا صاحبہ بابت ترکہ مکرم محمد یعقوب صاحب)

محترمہ صداقت ثریا صاحبہ ساکنہ مکان نمبر 9/55 دارالعلوم شرقی (حلقہ نور) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم محمد یعقوب صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔مذکورہ مکان/قطعہ نمبر 9/55 دارالعلوم رقبہ 10 مرلے ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔یہ مکان/قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم محمد داؤد صاحب (بیٹا)
(2) مکرم محمد مسعود صاحب (بیٹا)
(3) مکرم محمد نعیم صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ ناہید امبر صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ ثمینہ یعقوب صاحبہ (بیٹی)
(6) محترمہ روبینہ یعقوب صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرم ندیم احمد صاحب (بیٹا)
(8) محترمہ زرینہ یعقوب صاحبہ (بیٹی)
(9) مکرم وسیم احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ دارالقضاء ربوہ میں تیس یوم کے اندر اندر اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم محمد طارق سہیل صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل جہلم، کوٹلی، میرپور آزاد کشمیر کے اضلاع میں الفضل کیلئے خریدار بنانے، چندہ کی وصولی اور اشتہارات کیلئے دورہ پر ہیں۔امراء، صدران، مربیان و معلمین اور جملہ احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

رپورٹ: فخرالحق شمس صاحب

پاک بھارت کرکٹ سیریز 2004ء

بھارتی ٹیم کے پاکستان میں کرکٹ کھیلنے کے 50 سال مکمل ہو گئے ہیں

پاکستان اور بھارت کے مابین کرکٹ کے مقابلوں میں ہر سطح پر گہری دلچسپی لی جاتی ہے۔ اور خاص طور پر جب دونوں ملکوں کی کرکٹ ٹیمیں میدان میں مقابلے کے لئے اترتی ہیں تو جوش اور ولولہ ایک نئی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ بھارتی کرکٹ ٹیم نے پاکستان کا پہلا دورہ 1954ء میں کیا تھا اور پانچ ٹیسٹ میچوں پر مشتمل سیریز کھیلی تھی۔ اب 14 سال کے وقفے کے بعد 2004ء میں بھارتی کرکٹ ٹیم ایک بار پھر پاکستان کے میدانوں میں پاکستانی کھلاڑیوں سے نبرد آزما ہے۔ اس طرح بھارتی ٹیم کے دورہ پاکستان کے حوالے سے 50 سال ہو چکے ہیں یعنی یہ دورہ اور کرکٹ سیریز گولڈن جوبلی کی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔

بھارتی کرکٹ ٹیم 38 روزہ دورے پر مورخہ 10 مارچ 2004ء کو پاکستان پہنچ گئی ہے۔ اپنے دورے کے دوران وہ پانچ ون ڈے اور تین ٹیسٹ میچوں میں حصہ لے گی، کھلاڑیوں کی حفاظت کے لئے اعلیٰ تربیت یافتہ کمانڈوز اور پولیس اہلکاروں کے خصوصی سکواڈ 24 گھنٹے بھارتی ٹیم کے ساتھ رہیں گے۔ امکان ہے کہ بھارتی کھلاڑی دورے کے دوران کھیل کے میدان سے ہوٹل تک ہی محدود رہیں گے۔ پاک بھارت کرکٹ سیریز کے کراچی اور پشاور کے دو میچوں کے علاوہ دیگر تمام میچز صوبہ پنجاب میں لاہور، راولپنڈی، ملتان اور فیصل آباد میں کھیلے جائیں گے میچ کے دوران سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لئے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سٹیڈیم کے گیٹ پر شناختی کارڈ دکھائے جانے کے بعد تماشائی کو اندر جانے کی اجازت ملے گی۔

اس کرکٹ سیریز میں پاکستان کو اپنے ہوم گراؤنڈ کا جہاں فائدہ ہوگا وہاں نقصان بھی ہوگا کیونکہ اپنے ملک میں عوام کی توقعات بڑھ جاتی ہیں۔ ادھر بھارتی ٹیم میں ایسے کھلاڑی موجود ہیں جو دباؤ والے میچز میں اچھی کارکردگی دکھا سکتے ہیں۔ زیادہ تر 1999ء والے کھلاڑی ہیں تاہم جو نئے ہیں وہ بھی فارم میں ہیں وریندر سہواگ اور لکشمن کی فارم بہت اچھی ہے۔ ان کے علاوہ سٹار کھلاڑی ٹنڈولکر، گنگولی اور ڈریوڈ وغیرہ ایسے فگر ہیں جو کسی بھی میچ میں بڑا سکور بنا کر پانسہ پلٹ سکتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں پاکستانی باؤلنگ لائن خاصی مضبوط ہے جو کسی بھی ٹیم کو آؤٹ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ شعیب اختر، محمد سمیع اور محمد شبیر فارم میں ہیں اس سیریز کا زیادہ دارومدار فاسٹ باؤلرز پر ہے جنہیں بہت سنبھل کر کھیلنا ہوگا۔ قومی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان وسیم اکرم پاکستان کے وہ کھلاڑی ہیں جنہوں نے بھارت کے خلاف سب سے زیادہ میچز کھیلے ہیں اس لئے پاک بھارت سیریز میں ان کی رائے کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کھلاڑیوں کو تربیت دیتے ہوئے بتایا کہ بھارت کے ساتھ کھیلنے کیلئے صبر اور تحمل بنیادی بات ہے جب تک آپ اپنے دماغ کو ٹھنڈا اور جسم کو فٹ نہیں رکھیں گے اس وقت تک آپ 100 فیصد رزلٹ نہیں دے سکیں گے۔ فائٹنگ سپرٹ برقرار رکھیں اور آخری گیند تک مقابلہ کریں۔ دونوں ٹیمیں متوازن ہیں۔ مضبوط اعصاب کے کھلاڑی ہی کوئی اہم کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں۔

پاکستان کرکٹ ٹیم کے کوچ جاوید میانداد نے کہا ہے کہ بھارت کے خلاف جیتنے کی حکمت عملی بنالی ہے۔ ہار جیت ٹیم کا حصہ ہے۔ حالیہ سیریز سے دونوں ملک ایک دوسرے سے مزید نزدیک آئیں گے۔

پاکستانی ٹیم کے کپتان انضمام الحق نے کہا ہے کہ شاہد آفریدی کو اوپنر کھلایا جائے گا۔ فتح کے تمام آپشنز استعمال کئے جائیں گے۔ حالیہ پاک بھارت سیریز کو دنیا بھر کا میڈیا خاص اہمیت دے رہا ہے۔ جاوید میانداد، وسیم اکرم اور اعجاز احمد پر مشتمل تین رکنی کوچنگ پینل تشکیل دیا گیا جس کے تحت کھلاڑیوں کو لیکچرز کے ذریعہ اور عملی ٹریننگ دی گئی۔

14 برس بعد بھارتی حکومت نے انڈین کرکٹ ٹیم کو پاکستان کے دورہ کی اجازت دی ہے۔ 1990ء میں سری کانت کی قیادت میں ہندوستانی ٹیم نے پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ اگر کرکٹ سیریز 2004ء ملتوی ہو جاتی تو پاک بھارت امن تعلقات پر بہت زد پڑنے کا اندیشہ تھا۔ اس سیریز کے لئے پاکستان نے آٹھ ہزار سے زائد بھارتی تماشائیوں کو ویزے جاری کئے ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اب تک کل گیارہ ٹیسٹ سیریز کھیلی جا چکی ہیں ان میں تین پاکستان نے اور دو ہندوستان نے جیتی ہیں جبکہ باقی سیریز ہار جیت کے بغیر ہی ختم ہوگئیں۔ پاکستان نے عبدالحفیظ کاردار کی قیادت میں اپنے ٹیسٹ کرکٹ کیریئر کا آغاز ہندوستان کے خلاف 1952-53ء میں ہندوستان میں پہلا ٹیسٹ میچ دہلی کے فیروز شاہ کوٹلہ گراؤنڈ پر کھیل کر کیا۔ پھر 1954ء اور 1960ء میں پاکستان اور ہندوستان میں کھیلی گئی سیریز کے بعد دونوں ممالک میں کشیدگی کی وجہ سے کھیل کا سلسلہ رک گیا۔ پھر 1978ء میں دوبارہ شروع ہوا اور اب 14 سال کے وقفے کے بعد ایک بار پھر زور وشور سے شروع ہو چکا ہے اس آغاز کو تمام کرکٹ کھیلنے والے ممالک اور دنیا بھر کے کرکٹ کے شائقین نے سراہا ہے۔ امید ہے اس دورے کے دوران عمدہ اور معیاری کرکٹ دیکھنے کو ملے گی۔

☆..........☆..........☆

ربوہ میں طلوع وغروب 13 مارچ 2004ء	
طلوع فجر	5:58
طلوع آفتاب	6:20
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	6:17

اعلان دارالقضاء

(مکرم ایاز احمد صاحب بابت ترکہ مکرم خادم محمود انور صاحب)

مکرم ایاز احمد صاحب ولد مکرم خادم محمود انور صاحب آف دارالشکر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 19/59 دارالعلوم شرقی کل رقبہ ایک کنال ایک مرلہ 223 فٹ میں سے ان کا حصہ 3 مرلہ 256 فٹ ہے۔ ان کا یہ حصہ ہمارے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم ایاز احمد صاحب (بیٹا)
(2) مکرم انور شہزاد صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ شازیہ مسرت صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ نادیہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اکسیر اولاد نرینہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434 FAX:213966

دینی آرٹ کے جدید فن پارے
منتخب آیات دیدہ زیب ڈیزائنوں میں
میٹلک مائلرز کی صورت میں دستیاب ہیں
Multicolour International
All kind of printing, Designing, Advertising
129-C,Rehmanpura,Lahore,ph:7590106,
Email:multicolor13@yahoo.com

(منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب)
جونیئر ۔ سینئر نرسری اور پریپ کلاس میں داخلہ 3 مارچ بروز بدھ شروع ہوگا۔ نرسری کلاسز میں داخلے کیلئے بچے کی عمر $2\frac{1}{2}$ سال سے زائد ہونی چاہئے۔
کلاس ون ۔ ٹو ۔ تھری اور فور میں داخلہ 3 ۔ اپریل بروز ہفتہ شروع ہوگا۔ اپنے بچوں کی بہترین تعلیم و تربیت کیلئے پورے اعتماد سے رابطہ کیجئے۔
نوٹ:۔ سکول کو بی۔ اے بی۔ ایس سی اور ایم۔ اے ایم ایس سی لیڈی ٹیچرز لیڈی کلرک اور آیا کی ضرورت ہے۔
فون: 04524-211227 سکول 212745

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
«معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز»
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6325511-6330334
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

سی پی ایل نمبر 29

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
جدید فینسی، مدراسی، اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات بغیر ٹانکے کے تیار کئے جاتے ہیں
گولبازار ربوہ فون: 04524-213160

عطیہ چشم کے لئے وصیتی فارم دفتر آئی بینک ایوان محمود سے حاصل کریں۔
فون 212312